





ستمبر ۱۹۲۵ء

مرتبہ محمد صاوی

تراثہ دلچسپ

مترتبہ

محمد صاوی

۱۹۲۵ء

پیشکش کنندہ  
محمد صاوی

طریق قسری

نہ پوریا

# تراثہ دلچسپ

اسمین اون شعر اسے نامی کی غزلیات کا مجموعہ ہے کہ جو سرمایہ ناز و

فخر و زکام ہیں معہ کلام طراقت

حسب فرمائش یہ منظم علی تاج کتب خانہ و باہتمام محمد صاوی پر وپراثر کے

نادر اول صاوی پرنسپل سکول اجماع کالج

۵۲۸۵۵

۲

# بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

## غزل حضرت میر مرثوم



سب سے جمیع صفات و کمالات کا  
 اودھ پر نہیں گذر کمالات و خیال کا  
 حال اگر کچھ ہے یاں اوٹھو کے عالمِ قیال کا  
 جلوہ و گزرت سب میں ہے اوسکے جمال کا  
 ہے اشتیاق جانِ جهان کے حال کا  
 لیکن خیال سر میں سے نہ  
 ظاہر اثر ہے مقہور

دل رقبہ جمال ہوا اوس دو جہاں کا  
 ادراک کو ہر ذات مقدس میں داخل کیا  
 ہرست کو غارِ فون کو نہیں راہ معرفت  
 ہر قسمت زمین و فلک سے عرض نمود  
 مرنیکا بھی خیال رہے میرا گر سچے پیار  
 ہے حرفِ خامہ دل زدہ حُسن و قبول کا دیکھ  
 یہ چہرہ کتنا اسکی کہ جامِ نخست میں  
 دہن ہے مطلق جان اب ہوا نہیں  
 سوسہ لیا ہے وضع ہے چشمِ اہلِ قدس پہ  
 بے مقدر بخاؤ علی و وصی کی ذات ساق  
 و ہونہ ہزار پانی سے سو بار پڑے دور دور  
 حاصل ہو میر و دوستی اہلِ بیت اگر

M.A.L.

یاں حرفِ معجز نہیں ہر لبِ الفتول کا  
 ت نام لے تو اس چستان کے پھول کا  
 تو غم ہے کیا انجاست کے اپنے حصول کا

URDU STACKS

تغلقہ ساری خدائی میں خدا کا ہو گیا  
 مصطفیٰؐ ہو سکے ہوئے وہ مصطفیٰؐ کا ہو گیا  
 رقبہ حاصل ابتدا میں انتہا کا ہو گیا  
 زہرِ قاتل میں اثرِ کرب بقاء کا ہو گیا  
 خوب پڑا پار اس دردِ آتش کا ہو گیا  
 قید سے آزاد وہ بندہ خدا کا ہو گیا  
 لو تپیم پاک کا تیار خدا کا ہو گیا  
 ترجمہ غم سے بے دردِ الدجی کا ہو گیا

سکہ راجہ جب کو دین مصطفیٰؐ کا ہو گیا  
 جس کا دل دیوانہ محبوب خدا کا ہو گیا  
 اولِ بعثت میں ختم الدنیا پایا لقب  
 یا دل میں بھرنے دی وصل کی لذت مجھ  
 شربت دیدار نے اچھی وادائی نزع میں  
 دق دین مصطفیٰؐ کا بستی گردن میں پڑا  
 دھوین کا چاند دکھانے پہ کتنا ہو گیا  
 لون رخسار و لکی بدست میں ہوئے نور و نور

نہیں، میں پہنے جو کھٹا ایک پر چہرہ بھی ابیر  
نہ گئی دولت وہ منہ کھیا کا ہر گیا

## غزل سو دا

جوش کو ہر رجن کو کیا خوش آتی ہر بار  
آشیانہ ہاں ہے کس اسید ہوا و عند لیب  
کسکو گلستا چین کا ہے و ناغہ اسے باغبان  
دل خسرو نہ کو کمان خون گرم کرتا ہے جنون  
شور و سرگرم لڑا یون کا ابلتا ہے یہ دل  
عارضی گل پر نہیں بخشہ عرق ہے شرم کا  
کسی آنکھوں سے کو آئی ہے مستی سیکھ کر  
خوش رکھو اسے عند لیون اپنے گلشن میں بہن  
اب خدا حافظ ہے سودا کا مجھے آتا ہر دم

## غزل آتش

طریق عشق میں مارا پڑا جو دل کھٹکا  
نہ پوریا بھی میسر ہو اچھا سنے گونہ  
کہوں جو عرش برین بھی تو کلمہ نہیں سکتا  
پرسی سے چمکیو اپنے وہ ناز میں دکھلائے  
کبھی تو ہو گا جا رہے ہی بار بہو میں  
عجب بھول بھلیاں ہے غفلت مستی  
عجب زمین ہے جو سودا پر شمر گئی گا  
ساتھ کے ہاتھ سے جو کہ اسٹیشہ شراب تا  
مٹی و بان کی لگیئے عطار رہے عطر  
رشتہ چین ہوا ہے ہر اک سر و نہال  
پائی شکستہ دل نے ہر رنگ شکستہ رنگ  
آزاد ہیں قیود سے افتاد و تان خاک  
حاکم کہ تیر سے ہوا زخمیان سے عشق ہے

یہی وہ راہ ہے چین ہے جاتا کھٹکا  
ہمیشہ خواہ میں دیکھا کیا چھیر کھٹ کا  
بہت بلند ہے پایہ ترے چھیر کھٹ کا  
چھاب دور ہو ٹوٹے طلسم تھو نگٹ کا  
کبھی تو قصہ کر گیارہ مانہ کروٹ کا  
جسے کہ راہ ہوئی اس سے خوب ہی کھٹکا  
خواب کرتا ہے اسکو زبان کا چٹ کا  
سبح سہما میں بادہ کش کہ خیمہ آستان گرا  
ادس رشک گل کے منہ سے بیتا جان گرا  
کٹ کٹ کے پیر سے عشق میں کیا کیا جان گرا  
بالائے غائبیت مراب قفاں گرا  
اودھ تا پچا بھر سے جو رنگ قزاں گرا  
یوسف بھی اس کے گھوڑے میں بچا کردان گرا

یا مال جو کر گناہے پاسے کا سزا  
 نعرش زہ سلوک میں ارتقا دو نکو ہو کیا  
 کیا مال و عیب فقر کے آگے ہے سلطنت  
 کا رخ نگاہ مست سے دیکھا جو پارے  
 ہر رفیق بیکسی منزل منزل رہ گیا  
 صید لاغر کر دیا تاخیر قاتل نے مجھے پا  
 اسے اعلیٰ فرصت نہ دی افسوس افسوس ہر  
 واسے قسمت نخل قاتل سے نہ برائی مراد  
 جوش حیرت نے ندی فرصت کھینچ کر کے  
 نعمت مانی نے مزا کیا کیا دکھائے وقت بوج  
 زمرہ نخی بھلا دی خطرہ صیا دے  
 سایہ انگین کا کل پہچان ہے روضہ یار پر  
 وی نہ فرصت ہمرنگی کی اضطرابِ روح نے  
 سر جہاں سے کیا آنکھوں پہ پٹی باندھ کر  
 اسے فوق وقت ناسے کے رکھ کر گیا ہاتھ  
 میں نالتوان ہون خاک کا پر وائے غبار  
 خطوے کے دل میں تھا کہ زبانی بھی کچھ کے  
 کھاتا ہے اس مزے سے غم عشق میرا دل  
 جون نچناخہ تو نہ جلا انگلیاں طیب  
 اے شمع ایک جو رہے باونیم صبح  
 چوڑا نہ دل میں صبر نہ آرام نہ شکیب  
 قاتل کبھی نہ تو نے اٹھائے ہزار حیف

جو دیکھے اسکو تھام کے دل پیچ جائے فوق

جب ناز سے کھڑا ہو وہ رکھ کر گریہ ہاتھ

نوٹ۔ اگر آپ کو شعرا نامی ماضی و حال کے انتخاب کلام کا شوق ہو تو ترجمان و حجب کا دور احسن و طبعی  
 بیوہ صادق بریں مہندو

## غزل جناب کبر الہ آبادی

کہاں بہتیاں کما اسنے خیال ہوتا ہے  
ہمارے حال یہ افسوس کہ تیرے ہیں احسا  
وہ تو رشتہ ہیں تو کچھ ان شکستہ جوتی ہیں  
بہت بہت تیرے کچھ خوش و خوش ترست  
ہر بار تیرے کچھ خیالی ہو ہزاروں کا  
انکھ و ہنسیاں نہیں کس کرتی  
بتوں کی چاہ کی سامی نگاہ ہوتی ہے  
جو دہری موت جو دنیا میں قضا کیا  
پیری کا ذکر ہے گوشاعی کی بات آلود

زمانہ افسوس ہے ہونے کو حال ہوتا ہے  
تصور ہے کچھ بھی کہ خیال ہوتا ہے  
وہ روئے ہیں تو سب سے ہمال ہوتا ہے  
دل ایسا ہوتا ہے ایسا خیال ہوتا ہے  
جنون بھی مائل کس کمال ہوتا ہے  
فریب ہی کا مجھے اختال ہوتا ہے  
خدا کے عشق کا باعث خیال ہوتا ہے  
کہ جائداد کا بھی انتقال ہوتا ہے  
جنون کا بھی کراہتا ہے ہوتا ہے

## غزل جناب واسطی مرحوم

بنائیں اس خراب باہن کیا ہم مکان اپنا  
خزان آئی تو بیل باغ میں آکر یہ کشتی ہے  
کھلا تھا دار و درخت کو جو راز سر سب سے  
محیط و ہرین راحت کہاں جو خانہ بربادی  
نہ دیکھی سیر سیر سے کہ نہ کی گلشت بھولوئی  
نہا کیوں باخیاں جو طائر رنگین ہیں ہم  
زبان کو روز و صفت روز آتش رنگ کر دین  
بڑی حیرت میں جو کھل چھپے کسی گردن پر  
کمی کیا موتیوں کی واسطی ہم ہی تو اکبرین

زمین جز خون کی پاسبی عدو ہر آسمان اپنا  
ہیاں غنیمت ہیاں گل تھا ہیاں تھا آشیان اپنا  
مقرر دل کو ہم کتنے جو ہوتا زار و ان اپنا  
جناب آسا ہر راہ یل میں ہر دم مکان اپنا  
گلستان میں ہوا آنا تو ہنگام خزان اپنا  
گران کچھ شاخ گلشن پر نہیں ہوا آشیان اپنا  
سفید آگ کے دریائیں رہا ہر روان اپنا  
نظر آتا نہیں قاتل کو جسم نالواں اپنا  
سلامت ہو اگر یہ دیدہ گوہر فشان اپنا

## غزل زویشا سید الورعین صاحب جانشین حضرت جلال

قہار کے ضبط سب کو یہ جانی نہ حال ہوتا ہے  
جو تیرے کھانے نہ مرنے میں حال ہوتا ہے

جو چھوٹ پڑنے سے شیشہ کا حال ہوتا ہو  
خود اپنے فطرہ کردار اپنا سوال ہوتا ہو  
یہ پردہ پردہ میں اظہار حال ہوتا ہو  
جلے جو رخ کے وہی پائمال ہوتا ہے  
زبان تلے ہی پیدا سوال ہوتا ہے  
کہ جان دیے میسر وصال ہوتا ہے  
عیان کچھ ہوئے تیور سے حال ہوتا ہو  
وسیع اور بھی اپنا خیال ہوتا ہے  
جو سانس روکنے میں دلکا حال ہوتا ہو  
اجل کو دیکھ کے چہرہ بحال ہوتا ہے

بنی برد لیے کچھ ایسی اٹھا کر عشق کی چوٹ  
زبان کو ہوتی ہو کنت جو رکے کنت میں  
ہری نگاہ کی حسرت کو کیا کوئی سمجھے  
خرام ناز بھی ہو کیا اداس شناس جہان  
ہو اسے شوق نے تابع کیا ہو صورتِ شمع  
مگر دلیل ہو کم بہتی کی رنجِ فراق  
نظر سے گو کہ ہے پنچان امید دل کا چراغ  
مکمل کے قید کی جب دیکھتے ہیں جانبِ رشت  
اس قدر زمرے ضبط آہ میں تکلیف  
جستہ نگہ زکیت سے ہن آرزو دیکھے وہ کیا

## غزل محمد صادق صاحب حیران

پیر دل کو جو روزِ ظلم کا خوگر بنا ہو گے  
محشر میں بھی کئی صیفِ امر بنائیں گے  
مرے ہونے نصیب کو کیونکر بنائیں گے  
پھر غارِ رشت کو سر نشتر بنائیں گے  
جم جم کے تیغ تیز ہو جو بہر بنائیں گے  
دیوانہ دل کو چھ کر بھی برھکر بنائیں گے  
ہم داستانِ غم کا جو دفتر بنائیں گے

دقبتِ جناؤں نازِ ستمگر بنائیں گے  
روزِ قیام ہو گا بھی اگر خسرا م ناز  
کیونکر گمان تھا یہ شبِ وصل ہم نشین  
روحیں کے سمے وہ تھپتھپ غروج  
سارے ہمارے خون کے قاتل بوقتِ قتل  
لو کھل گیا درازی کیسو کا مدعا  
پورا اتو گا دیکھتا حیرانِ تمام عمر

## غزل شاگر

قاف سے تاقان میرا ہی مرا قاف تھا  
شمع محفلِ آسپے میں آیکا پر دانہ تھا  
سے کی بوتل نئی بھل میں باہر میں پیانا تھا

جن دونوں اک پری رخسار کا دیوانہ تھا  
وہ بھی کیا دن تھو کہ تھے دونوں شریکِ سوزِ ناز  
رند بدستِ اسطرح اٹھو لہرے روئے حشر

چھوڑ کر بادشاہان ہون کر حق میں وزو شب  
بیرون سرگھایا کیا ترک محبت کے لیے  
لو لیکنے والا ہوں تیرا عالم ارواح کا  
جلوہ محبوب اسے شاکر نہ جب آیا نظر

بنگیا بیت الحرم پہلے ہی بخشا نہ تھا  
ناصح نادان بھی کیا میری طرح دلوں نہ تھا  
میں ازل میں بھی تو تجھ کو کس مشائہ تھا  
یہ جہان آباد آنکھوں میں مرے ویرانہ تھا

## غزل منیر

کسی کا دل کبھی ہوئے سے تم اگر لینا  
خدا نے نہ اگر تم کو وقت آرا لیشس  
چہا نہ عالم فانی سے قتل ہندون سے  
تمہا رو کو چپے سے جاتی سولاش عاشق کی  
ترے قراق میں عاشق کو ترے کام یہ ج  
تم اٹھائے نہ صاحب کے جب کوئی عاشق  
وہ خوب یاد ہے بوسے کو دیکھے دل کی شب  
یہ دور بزم ہے ساقی رہے خیال ذرا  
عدم کے کو چپے میں افسوس خالی ہاتھ چلے  
جو دفن کر کے چلے دوست جھکوں میں نے کہا  
خدا کے واسطے مجھ کو نہ ذبح کر صبا و  
یقین مرگ یہ تھا اتنے میں نے شب کو کہا  
سوار ہو کے چلو ساٹھ میری میت کے  
نہ بھکو طور کی حاجت نہ عرش اعلیٰ کی  
ہا۔ یہی لاش پر رونانہ انجی آنکھوں کو  
ہوے جہان میں جید گناہیہ سے

ہماری مرو و وفا کو بھی یاد کر لینا  
ہمارے خون میں تم اپنے ہاتھ بھر لینا  
خدا کے سامنے سفاک تو مکر لینا  
شریک ہو لو خزارہ کے پھر ستور لینا  
ہزاروں کروٹیں بستر پر رات بھر لینا  
تو اس گھڑی ہمیں بھوسے سے یاد کر لینا  
جیسا سے آنکھوں پر ہاتھوں کو اپنے دہر لینا  
گروں نشتر میں جو ساقی مری خبر لینا  
نہ ملکہ یاد رہا تو شہ سفر لینا  
کبھی کبھی تو خدا کے لئے خبر لینا  
جو پھر کون دام میں لپکی تو پر کتر لینا  
سحر کو آ کے مسحا میری خبر لینا  
لحد قریب رہے تب تو تم اتر لینا  
جہان وہ مل گئے دو دو کلام کر لینا  
کسی رقیب سے دم بھر کو چشم تر لینا  
حسین حشر کے دن اسکی تم خسر لینا

## غزل حضرت بلال

ترغ میں آئے نہ وہ میں سر پہنک کر گیا  
راہ کھوٹا کی آنکھوں نے دم



مار ڈالا ذکر گلشن چہر کر صیاد سے  
 کیا کوئی دل نہ رہا باقی جو ابھی  
 آہ کھینچا چاہتا تھا ضبط سے روکا مجھے  
 دل بہرہ یار و سکے لیکن نہ بزم یار میں  
 لے گیا پیچا نہ عرفان میں ہکو خضر شوق  
 دل نے گیسو سونچنے کی نہ بانی کوئی راہ  
 شمع کام آئی شب تار یک فرقہ بین دماغ  
 کس جگہ جھکو و غادی طاقت پر وازنے  
 کی بہت تو نے کی اسے اضطراب و ست فوق  
 تو ہی کھول اس راہ سرستہ کرا و مرغ جن  
 پھر فوراً ہنس دے لہو روئے پیر سے زخم کے  
 آج اگر دامن نہ تار وکتے کیوں خار وکتے  
 وہ نہیں ہوں گردش گردون مجھے عاجز کرے  
 کاروان سے ضحکے مجھ کو چڑایا اوجلال

آج میں کچھ قفس میں کیا چٹک کر رہ گیا  
 خاں سا کچھ حتم کر یاں میں کھٹک کر رہ گیا  
 سہیہ سو آن میں اک شعلہ بھٹک کر رہ گیا  
 چہرہ تر سے ایک آواز آنسو ٹپک کر رہ گیا  
 زابہ گراہ مسجد میں بہک کر رہ گیا  
 کوچہ تار یک تھا آخر بٹک کر رہ گیا  
 یہ بھی جگہ بھٹک کر رہ گیا  
 دو قدم پر تھا دیر گشتن کہ ٹھک کر رہ گیا  
 انکے سہیہ سے دو پیٹھ کچھ سرک کر رہ گیا  
 کیا یہ غنچے نے صدا دی کیوں چٹک کر رہ گیا  
 کیا ٹھک اکبرار سے قاتل چٹک کر رہ گیا  
 قیس حریان دور پہنچا میں ایک کر رہ گیا  
 خیر میں ہی دیکتا ہوں کون ٹھک کر رہ گیا  
 نقش پائے رہ گان پر سر چٹک کر رہ گیا

## غزل رعنا

لب پہ وقت نزع آہرنے شرار سے رہ گئے  
 صف میں کشتوں کے ہم اک لہلہ تہار رہ گئے  
 بالابین اس طقس کا گذر بڑھ رہے منہ کھلے طوق  
 شکر ہے کرنے نہ پایا شانہ ان زلف وین غیر  
 جرم خوابان اُسکے جانے سے ہوا نکھوٹن سیاہ  
 ہوئے باران عدم سب منزل مقصد کو  
 آتش عشق اشک کے طوفان سب کتب شعلے ہو

اشک حسرت آکے دریا کے کنارہ رہ گئے  
 چل چکے تھے منزل ہستی سے باہر رہ گئے  
 کانین باکے نہیں پہ گزشتہ وار سے رہ گئے  
 چلتے چلتے ہی سر عاشق پہ آکے رہ گئے  
 ماہ کامل چپکلیا باقی ستار سے رہ گئے  
 ہم سر راہ عدم حسرت کے مار سے رہ گئے  
 مر رہے تھے ایک دو باقی شرار سے رہ گئے

دین و ایمان جان و دل رشائے صفت ہو گئے  
 دیدہ گریبان مگر حسرت کے مار سے رہ گئے

## غزل حضرت صفی

دارغ بردارغ ابھی کیا ہے اٹھاتے جاؤ  
پہر کب آو گے ذرا یہ تو تاتے جاؤ  
تھے توڑا ہے تمہیں اسکو بناتے جاؤ  
اور نیند آتی ہے چھٹنا کے جگاتے جاؤ  
قبر بیکس پہ کوئی تسخ جلاتے جاؤ  
پھر ذرا شکل دم نزع دکھاتے جاؤ  
ہمہ سنتے جو ہیں او کو بھی رولاتے جاؤ  
محرم عشق کو بھی حکم سناتے جاؤ  
آج اجارہ پہ انبار لگاتے غناؤ  
کہ نشان گہر خریان کا شائے کھائے  
جب ہی جانیں تم اگر اذو کو ہنسائے جاؤ

زخم پر زخم صفی عشق میں کھاتے جاؤ  
آتے آتے تو اب آئے تھے کہ ہر وقت اخیر  
میرے کس کام کے یہ شیشہ دل کے ٹکڑے  
یہ بھی سوچا جوانی میں نیا ہے انداز  
والی دانتوں میں جو انگشت خانی تو کیا  
پردہ چشم میں دسند لاس ہواک پر نقش  
لطف کیا ایک ہمن کو جو رولما کے اوٹھے  
باہر اے حسن کے اجلاس سے آئیو الو  
ہاتھ میں تیغ جو جمع ہے گندگاروں کا  
تھے یہ کہنے کہا تھا کہ چلو حلال ایسی  
رونے بیٹھے ہیں ابھی اپنے مقد کو صفی

## غزل حضرت دلغ

مرے شازہ کے ہمراہ دور دور آیا  
قیامت آگئی جیوت نام حور آیا  
کہ جتنی دور گیا واپس اتنی دور آیا  
کیسے سرور نہ آیا کسے سرور آیا  
مرے ہانسنے کو اب آدھی ضرور آیا  
وہ چمکی برق بجلی وہ کوہ طور آیا  
پنے بنائے ہوئے کام میں فتور آیا  
خیال پار میں کوئی نہ ہے قصور آیا  
گرمیاں لو لٹی پیتا سب ونا صبور آیا  
نہ اذو نہ حضرت مہربانی کے ہا تر نور آیا

اے حیا و حرائی اذو غرور آیا  
جان میں لاکھ حسین ہوں تو انکو شک نہیں  
تری گلی میں رہی باز گشت مثل نفس  
بنے ہو بزم میں ساقی تو یہ خیال رہے  
گزار دی شب و وعدہ اسی لاف رہے  
کمان کمان دل شاق دیدے یہ کہا  
پیام برے شب و وعدہ وہ بگڑے بیٹھے  
خدا کے بخشے یہ حشر میں بہت عاشق  
تری گلی کی زمین اور اس قدر پامال  
وہیں سے دلغ سینہ کو ملی ظلمت

## ۱۰ غزل جناب عزیز لکھنوی مدظلہ

<p>مختصر اک سطرین حال دل دیوانہ تھا دلین کیوں پائی جگہ اور لب تک یا کس لئے جب کوئی ذرہ مری خاکستر دل کا اور تیری برکتہ نگہ نے دنیا کا عالم کیا عقل و آزادی میں بھی ہر اک قدم پر تیرا عالم زمین بھی تھا تجھ پرستار ہی حسن چارہ گزنا سورا کو سورا خ بجھا تھا کر کیا بتاؤں اسکی جہنم مست کا عالم عزیمت بخیہ زخم جگر میں سب مرا افسانہ تھا نالہ وہ نالہ کہ جو تاثیر سے بیگانہ تھا جائے جائے انکی محفل تک ہی پروانہ تھا یاد آیا نیکہ تو اس گھر کا صاحب خانہ تھا ہو ناک اک دشت تھا اور آجکا دلائے تھا روح کے پیش نظر اک جلوہ مستانہ تھا غور سے دیکھا تو اک ویرانہ سا ویرانہ تھا لیا نک اکبار اسے قافلہ پر حشر نہ کیا نہ تھا جس کا ہر ذرہ و راسخ سب کچھ تھا</p>	<p>وہ بین ہون گردش گردون میں کاروان سے ضعف لئے محکم</p>
--	---

## غزل حضرت فیق

<p>طبیعت میں شرارت آئی آنکھوں میں جھانک بجز اسکے سمجھے کیا ایدل خانہ خراب آیا کبھی آنکھو حیا آئی کبھی ان کو حجاب آیا ہمارے سامنے جو وقت وہ مست شراب آیا دل ناشاد نے جانا کوئی اب انقلاب آیا جنون بول لکھنا میں بھی ہمراہ رکا آیا شاب آیا الہی یا مرے دل پر عذاب آیا جو آیا بھی لو کس پر یہ دل خانہ خراب آیا او ہر جان حشرین کھی اُدھر خفا کا چل آیا</p>	<p>مبارک ہو دل پیر زو و اکا شباب آیا کبھی شکوہ ہر قسمت کا کبھی رونا ہر الفت کا شب خلوت بھی دل کی آرزو کو نہیں مکی دل پر آرزو کا اور ہی کچھ ہو گیا عالم ہوئی گردش اگر انکی نگاہ شمع و برقع کو کیا دشت میں ہم نے قصہ شب بھر آؤدی کا جو آیا ہوش جھکویو ہوا ہیوش الفت میں تنگیو فوفا عباد قافلہ کینہ جو ظالم رقیق اپنے مقدر میں یونین ناکام نہ تھا</p>
---	--

## فصلی غزل حضرت عاچر

<p>کیا مزا برسات کا جو طعنے کیا برسات میں ہاے بدنی یک جیک کسی جو برسات میں</p>	<p>رہیب پہلو گر تہ مودہ در برسات میں رہیب تہ مودہ ہو گیا چھوہ خفا برسات میں</p>
--	---

اگر چہ چاہو گے ہم سے خفا برسات میں  
 اشکباری جس قدر کی پاس اتنی بڑھتی  
 نام پر پھرتے ہیں کیا اشکبار کرتے ہو  
 اشکبار ہی سے بڑھا جو اور بھی کچھ بڑھتی  
 جس کے پہلو میں نہ تم ہو اس سے بڑھا جائیے  
 کچھ تو ہو معلوم ہو کونٹھ چھانے کا سبب  
 کس طرح عاجز چاہے تھے ہمارا دل بچے

خاک بکلیگا ہمارا حوصلہ برسات میں  
 میرا گل آرزو مر چکا کیا برسات میں  
 کسے کیسے مہ لقاؤ دہر با برسات میں  
 ہو گیا ہو دل میرا ہر برسات میں  
 جان کی دشمن ہے کوئل کی صدا برسات میں  
 دختر در کو ہے کیوں اتنی حیا برسات میں  
 ہر ادب برسات کی ہے دل با برسات میں

## غزل حضرت غوث

ڈھونڈتا ہوں جسکو اسے مجھوں ہ تیرے دین ہر  
 حال غیر اپنا عدم کی پہلی ہی منزل میں ہر  
 اسکی خواہش ہر جگہ کو اسکی حسرت میں ہر  
 گو نظر ہر ایک نہ کہتے ہر کراے فتنہ کر  
 تو شہرہ نے سکین پھر کس طرح اہل عدم  
 وہ دم فوج بھی میں افسوس تھ پھر ہو  
 ہر نفس اک تازیانہ ہے بے عبرت بچھے  
 قر سے ظاہر ہے جو ہر عالم سستی کی چال  
 سننے والا کون ہوا غوث ہم کس سر زمین

چشم بینا چاہیے لیلیٰ اسی محل میں ہے  
 چسپا ہوں کچھ ایسا کہ نہہ کی نہہ میں کی دین  
 کس قیامت کی لگاؤٹ خضر قاتل میں ہر  
 فتنہ بخشہ ترے رخسار کے ہر تل میں ہے  
 جان تک بہاری مسافر کو چل میں منزل میں  
 ہم تڑپتے ہیں گردل کی تندا دل میں ہے  
 سوچ تو غافل کہ اسبھر کس منزل میں ہر  
 کوئی آگے ہے کوئی پیچھے اسی منزل میں ہر  
 کون سا سودا ہو سر میں کیا تندا دل میں ہر

## غزل حضرت شمس لکھنوی

یوں دم مرگ علاج دل نا شاو کیا  
 رو تیرے روتے ابھی آئی تھی ذرا بھگوتی  
 آج وہ تیرے گائے یہ تلے ٹھٹھے سنتے  
 آستانہ نہ بتاتے تہ فتنوں میں جاتے  
 سوئے اکتے ہو تو کیوں کھری ہوئی ہر زمین

جب دوا سے نہ چلا کام تھمیں یاو کیا  
 آپ نے پھرو تھا و گرو دل نا شاو کیا  
 میں نے کھوئے ہوئے دل تلکوت ملتا کیا  
 چار شکون نے ہمیں مورد بیداو کیا  
 کس پریشان طبیعت نے توہین یاو کیا

یہ تھیں کہنے کہ جاؤ تھیں آزاد کیا  
اور بگڑی ہوئی تقدیر سے برباد کیا  
لو جتنے آتے ہیں ہر روز اس کے خراج  
تھیں کیا کم تھا مٹانے کو خیال کیسویں

### غزل حضرت رفیق

کرے نہ قطع اگر تو میری زبان صیاد  
جو ہر شکستہ ہن وہ صید بجان صیاد  
قفس کو چھوڑ کر اب جائیگے کہاں صیاد  
یہ ہر طرفینا ہے مری آہ کا دھوان صیاد  
یہ سب ہیں اچھے مقدمہ کی خوبیاں صیاد  
قفس کی گھوڑے لکڑ کھڑکیاں صیاد  
ستم اٹھائیگی جھیلے کی سختیاں صیاد  
جگر کے ساتھ ہی قل بھن گئی زبان صیاد  
کہ دل میں لیتے ہیں ایران چٹکیاں صیاد  
مری نگاہ میں تار یک ہے صان صیاد  
رفیق پھر بھی نہیں مجھ پر بان صیاد

### غزل حضور نظام خلد اللہ ملکہ

تھوڑی سی اگر خاک تری را بگذر کی  
اس در سے یہ کہتی ہی مری نا صیہائی  
بجرم کو مجرم جو بناتے ہو بناؤ بن  
ناخستہ تھوڑا نہو صبح اسی بن  
ملتا تو بہت دور نشان تک نہیں پایا  
صبر شکر کہ ہے عشق میں ثابت قدم اپنا  
مردا ہو سرخرو میں منع سحری کا بن  
گر تو بھی رہے ہو جیسا رہ رہا ہوں  
اگر نہ ہو تو کھوں چھ اجڑا تو نہ سر

مل جائے تو بجائے دد ادر دھگر کی  
سریان سے شہاؤن تو قسم آگے سر کی  
پیشے تو خطا کچھ بھی نہیں کی تھی نگر کی  
پیشے یہ دنا حق سے سدا شام بھر کی  
اک عمر تجھ میں تری پیشے لہر کی  
مر کر بھی مری لاش ترے در سے تہر کی  
رنگست کوئی دیکھے تو مرے دیو تہر کی  
عادت بھی چھوٹنے کی ادھر کی تہر کی  
باہر سے بھلا تہر ہی طاقت سے بھلا تہر کی

عثمان مجھے اعزاز دیا ہے جو خدا نے وہ ہے نہیں تقدیر میں ہر ایک بشر کے

### غزل عاجزہ بدیاوہری طالیف

تمہاری یاد میری جان پر کیسی جفا لائی  
مجھ ایسے خانہ بربادوں سے کیوں نہ تو کدڑو  
دل لائی پاؤں خالی یار کی اسے الفت کیسویں  
خوام تاز کو تیرے سجھتے ہیں یہ ہم بے خود  
نہ کیونکر عاجزہ سجھے اسے گلزار سو ٹھکر  
کہ صدمے حد سے باہر حسرتیں بے انتہا لائی  
کہ میری خاک کو چھ تک اس کے اوصال لائی  
یہ اپنے ساتھ آفت اور بھی تو اک لگائی  
گئی رفتار تیری اور محشر کو بل لائی  
ترے کو پہے میں تقدیر اسے بت رہیں دل لائی

### غزل جناب ظریف لکھنوی

چار ہی حرفوں میں پورا شکوہ چا جانہ تھا  
بچے عشاق میں جو تھا شری دیوانہ تھا  
میکش خیارہ کش گویا ترا کو ایسا سا سنہ  
لیجلا پیرے معان خماس میں جب بیچنے  
آہوئے چشم آکے آخر کیوں نہ اسکو چکے  
خالی خولی جمع عشاق تھا حقہ نہ پان  
وقت پیری طالبان دید کا مجمع کہاں  
یار کا گھر تھا کہ شمع حسن کی بجلی لالین  
ماقم لیلیٰ نے مستی میں جڑی محبون کے لات  
میکش نادار پہونچا میکدرہ میں اس طرح  
پھر تو وہ الو کا پٹھان ہی تھا اس میں شک نہیں  
راں چب منہ سے ہی تیرے توج نہایت ہوا  
واسے ناکامی کیوں نہ لیکے تا مہ پھر گیا  
سیکڑوں کو ایک ہی گردش میں کھل کر دیا  
چار پہے والا کہتے تھے اسے اکثر ظریف

اوٹھ بھی کز ابھر میں اک مختصر افسانہ تھا  
گھر کیسکا کیا تھا اچھا خاصہ پاگل خانہ تھا  
بادہ پیائی کی خاطر قدرتی چپا نہ تھا  
بوٹلون کا ٹوکرا چلتا ہوا سرخس نہ تھا  
جب خط رسار جاتاں سبترہ بیگانہ تھا  
واہ اچھا انتظام محفل جاتا نہ تھا  
جاسے عبرت ہو کہ کی بستی کا گھر ویرانہ تھا  
پاسان کو سے جانا تھا کہ اک پروانہ تھا  
یہ شتر غمزہ بجائے غفر ش مستانہ تھا  
پاؤں میں بوتانہ تھا پر پاتہ میں پازہ تھا  
عاشق شوریدہ کا ممکن اگر ویرانہ تھا  
کیوں نہ بھٹکے عمر کا بھر نہ جب پانیہ تھا  
قبیلے کے باعث سر عاشق کیو نہان وائے نہ  
جسم جانا لیا بیٹی بھٹی کوئی یا بانہ تھا  
جب تمہارے عاشق مفلس کے پاس آ گیا نہ تھا

## غزل معہ بندہ ہندی

مراقب یار میں ہر دم لبو نہ آہ ہوا رہی  
تن میں سارا چھت کیا رشت کر کے پیر  
من پہلا دیت دن کٹوھا کٹھن جو رہیں  
کلے سے آگے لگھاؤ جہن امیدواری ہے  
سردہ ہر کچھ نار ہی نشہ ہو سگرا دیس  
رکت ماس تن مان نہیں کا سے پوچھو نہ تھا  
عوم کی دور ہے منزل کہ سر پہ پوچھو باری  
رہیں بچھوھا ہو گیو ملتی رہ گئی ماست  
پیارے تم مت جانیں تم پچھو موہ میں  
گذرتی جان پر میری نہایت بھر آہی ہے  
حامون اپنے کوٹ رہے نہ تنگ لچائے  
پیت تو واسوں کیچھ جاسواں پیتا ہے  
چکر پہ ہمارا ہی پیاسے محبت اب تیار ہے  
کہوت سے چلے ملو جو آقا چا ہو پار  
کا کا سب تن کیا یوادر کہا پوچھیں ماس  
یہ تیر جان قربان ہے تمہاری اختاری ہو  
بوہنا ایسی رہیں کہو کہ ہو رکھو نہ ہوے

## تخیلات اخیاطرز گوشائین تلمشی داس

برہاگن موزاد نہیہ جسراوے  
چوت ہے جیسے چندر جسکو ر  
سندروپ من ویکو لیسایا نیوہ  
دو کہ میں تمام مجھے سب کوئی  
کا ہو جن سکھی عین نہ آوے  
من پانی ناہیں بانٹ مور  
نیک و بد کچھ وہم نہ جانیو  
سکھ جن وان پت تلمش ہوئی

را کھوسن شرب کے بسبب یاد ڈوبت ناؤ کے پار کیسے یاد  
دین کی تاؤ پڑی بچھو ہمارے تہن کون جو پار اتارے  
درخت رشت تیز و نام پیارو ہے انگور پیا بیگنہ سدھارو

### وا درہ - ٹھری - ہولی وغیرہ

کوئی لاکھ کوئین کہی آپ دن سنگ پیت لگی ہوگی۔  
انترہ۔ اپنا پر ایا بس چھا نڈا۔ جگت برائی سردھری  
اس کی ہے۔ میرا شریہ پیا منہ بات کی سنو کی ہے  
کوئی لاکھ کوئین۔ ٹھری کھاج

ہماری توتے چولی بگاڑ دی ساری  
انترہ۔ کتر کتر سب ادبھی کر دی۔ پٹھری درجی اناری  
ہماری توتے  
انترہ۔ دیکھ شریہ پیا شور کر چکا لاکھن دیکھا کاری۔ ہماری توتے

### ٹھری شام کلیان ساری میری مورک گٹھین پورن

انترہ ایسی موری موری تاؤک بیان۔ توتے بیدر دی بیان۔  
کھین شریہ پیا کیا گھر جا کے۔ یو جھے گی ساسن جھٹالی۔ ساری

### ہولی کافی

گڑوا بھرن ناہین دے رے  
ہولی کا کھلیا بنی کا بچیا گڑوا بھرن ناہین دے  
انترہ۔ گڑوا بھرت موری میرا بھی تولٹ سلجاؤن ری۔  
ایسا ہوئی کا کھلیا بنی کا بچیا

الحمد للہ کہ تراہ دلچپ باہ۔ اکتوبر ۱۹۲۵ء خرامہ نام محمد صادق پروپرائٹر صادق پریس لاہور

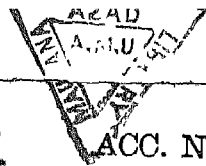


۱۶  
مختصر فہرست کتب صادق باب انجمنی حاظہ کمال جمال کا گنج لکچر

تعبیر نامہ خواب معہ فالنامہ قیمت ۲	النامہ قرانی - یہ وہ فالنامہ ہے جسکو
حکمت افلاطون قیمت ۶	اموی زینب النساء نے علماء وقت سے
نقش سلیمانی قیمت ۰۲	یار کرایا تھا علماء دین نے قرآن شریف
مجموعات سلیمانی ۰۲ رتویدات سلیمانی ۰۲	کے حرفوں سے فالنامہ کو مرتب کیا یا بن
بیاض سلیمانی ۰۲ مہر سلیمانی ۰۲	میر نواز علی صاحب مرحوم سے نقل کر کے
چہل چراغ سلیمانی ۰۲ راج سلیمانی ۰۲	چلا گیا علاوہ فالنامہ کے اس میں خواص
روح سلیمانی حصہ دوم ۰۲ حصہ سوم ۰۲	اس کے حتمی ہی درج ہیں جو ہر اہل علم
حصہ چارم ۰۲ جلیقا جادو	کے واسطے سود مند ہیں قیمت ۱
مداری کا تاش ہر حصہ ۶ عقد ثریا ۲	نور محمد ہندی معہ ترکیب نماز
تاج سلیمانی ۲ حرز سلیمانی ۱۲ نافہ غلابی	یہ کتاب واسطے لڑکوں کے نہایت
اعجاز عیوی ۳ طلسم مشکالہ کامل ۱	ضروری و کار آمد ہے قیمت ۰۱
بحر طلسم ۲ مجربات ویرانی ۱	وعا کے نور قیمت ۰۱
طلسم روہانی ۳ اعجاز محمدی ۲	وعا کے الہی صیان قیمت ۱
اندروہ جال کلان ۸ اندر جال ۰۳	وعا کے جوشقین ۱
مفتاح الجفر ۱ انتخاب النجوم ۴	حلیات نادرہ ۰۲ فالنامہ قرآن شریف ۱
اسرار الجفر ۸ الجحد النجوم قیمت ۴	ترجمہ تعبیر رویا ۶ افتاب الرمل ۱
احکام مسدلات ۱۰ اور پیغام کامل ۱	میدان الرمل ۸ رکشاف النجوم ۱
معالجہ تپ لرزہ ۳ خزینہ کمال ۱	بخواہر الحروف ۶ زبیر اعظم نجوم ۸
معین العلاج ۸ میزان الادویہ ۱	کنز الحسین فارسی ۴ طلسمات مناجات ۱
تربایق اعظم کامل ۱ میرزا وغریب ۹	اسرار الرمل ۸ الزوار النجوم ۱
طب تہمانی کامل ۱ مخزن سلیمانی ۱	زبدۃ النجوم ۳ خلاصۃ النجوم ۴

علمہ فراموشین باختر صادق باب انجمنی حاظہ کمال جمال کا گنج لکچر





CALL No. { ۸۹۱۵۴۳۰۸  
... ۵۰۱۰

ACC. No. ۵۰۲۰۱۵۴

AUTHOR

۸۹۱۵۴۳۰۸  
۱۹۲۲

مجله صادق  
کتابخانه دانشگاه

۵۲۰۵۴

مجله صادق

۱۹۲۵

کتابخانه دانشگاه

Date	No.	Date	No.
۱۳۰۲	۵۲۰۵۴		

UNIVERSITY STACKS

RECEIVED BY THE



